20237 - حکم سے جہالت عذر ہے نہ کہ سزا سے جاہل ہونا

سوال

مجھے معلوم ہے کہ جان بوجھ کر سستی و کاہلی سے نماز ترک کرنا کفر اکبر ہے، اور ایسا کرنے والا شخص کافر شمار ہوتا ہے، مگر جب اس کے پاس جاہل ہونے کا عذر ہو، لیکن جہالت سے مراد کیا ہے، آیا نماز کی فرضیت سے جاہل ہونا، یا کہ اس حقیقت سے جاہل ہونا کہ عمدا نماز ترک کرنا کفر ہے ؟ برائے مہربانی سلف علماء کے اقتباسات سے وضاحت فرمائیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

وہ جہالت جو عذر بن سکتی ہے وہ حکم سے جاہل ہونا ہے، اس لیے جو شخص کسی واجب اور فرض کو اس لیے ترک کرتا ہے کہ اسے اس کے فرض ہونے کا علم نہیں تھا، یا پھر اس نے کوئی حرام کام اس لیے کیا کہ اسے اس کی حرمت کا علم نہ تھا تو وہ جاہل شمار ہو گا جو اپنی جہالت کی بنا پر معذور ہے.

لیکن جو شخص یہ جانتا ہو کہ وہ فعل حرام ہے، لیکن اس نے اس کی سزا سے جاہل ہونے کی بنا پر اس حرام فعل کا ارتکاب کیا تو یہ عذر شمار نہیں ہو گا، کیونکہ اس فعل کے مرتکب شخص نے معصیت کا ارتکاب کیا اور حرمت کا علم ہونے کے باوجود حد سے تجاوز کیا.

چنانچہ مثلا: جس کسی نے بھی زنا کا ارتکاب کیا اور اسے اس کی حرمت کا علم نہ تھا، تو اس پر کچھ نہیں اور وہ اپنی جہالت کی بنا پر معذور ہو گا.

لیکن جس شخص نے زنا کی حرمت کا علم ہوتے ہوئے زنا کا ارتکاب کیا اور اسے زنی کی حد کا علم نہ تو یہ معذور نہیں، جب حد لاگو کرنے کی شروط متوفر ہوں تو اس پر زانی کی حد لاگو کرنا ضروری ہے.

اور اسی طرح جس نے بھی نماز کی فرضیت سے جاہل ہونے کی بنا پر نماز ترک کی تو یہ اپنی جہالت کی بنا پر معذور ہو گا اور اسے کافر نہیں قرار دیا جائیگا، لیکن جو شخص نماز ترک کرنے کی حرمت کا علم رکھتے ہوئے نماز ترک کرتا ہے لیکن اسے نماز ترک کرنے والے کے کافر ہو جانے کا علم نہیں تو یہ شخص معذور نہیں ہو گا.

ذیل میں اوپر بیان کردہ کلام کے دلائل میں اہل علم کے اقوال پیش کیے جاتے ہیں:

ا ـ جو کوئی ممنوعہ فعل کے حکم سے جاہل ہو اور اس فعل کا مرتکب ٹھرے، اور اس فعل کی سزا حد یا کفارہ ہو تو اس پر کچھ لازم نہیں.

اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کا اعتراف کرنے والے کو فرمایا تھا:

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ زنا کیا ہے ؟ الخ "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4428) اس حدیث کی اصل صحیحین میں ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور انہوں نے ابو داود کی روایت کو صحیح قرار دیا ہے اس میں ہے:

حرام کا علم نہ ہونے والے پر حد واجب نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زنا کے حکم کے متعلق دریافت کیا تھا تو اس نے جواب دیا:

" میں نے اس کے ساتھ وہ حرام کام کیا ہے جس طرح مرد اپنی بیوی کے ساتھ حلال کام کرتا ہے " اھـ

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 33).

ب ـ اور اگر اسے حرام ہونے کا علم ہو لیکن اس فعل کے ارتکاب پر مرتب ہونے والی حد یا کفارہ کا علم نہ ہو تو اس پر حد لاگو کرنی واجب ہے کیونکہ اس نے حرام فعل کا ارتکاب کیا ہے، اور اگر اس گناہ کا کفارہ ہو تو اس کا کفارہ نکالنا واجب ہے.

اس کی دلیل ماعز رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے جس میں انہوں نے زنا کرنے کا اعتراف کیا اور وہ کہنے لگے:

" لوگو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو میری قوم نے مجھے مار ڈالا اور مجھے دھوکہ دیا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4420) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء (7 / 354) میں اس کی سند کو جید قرار دیا ہے، تو یہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ زنا کی حرمت کا علم رکھتے تھے لیکن انہیں زنا کی سزا کا علم نہیں تھا وہ اس سے جاہل تھے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر حرمت کا علم ہو تو سزا سے جاہل ہونا حد کو ساقط نہیں کرتا کیونکہ ماعز رضی اللہ تعالی عنہ کو زنا کی سزا کا علم نہیں تھا کہ اس کی سزا قتل ہے، اور اس جہالت کی بنا پر ان سے یہ حد ساقط نہیں ہوئی "

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 34).

اور اسی طرح وہ صحابی جس نے رمضان المبارك میں دن کے وقت بیوی سے حرمت کا علم ہونے کے باجود بیوی سے عمدا جماع کر لیا جیسا کہ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کی دلیل اس کا یہ قول ہے: میں ہلاك ہو گیا " اور ایك روایت میں ہے: " میں جل کر راکھ ہو گیا "

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کفارہ عائد کیا اور اسے اس سزا سے جاہل ہونے کو عذر نہیں مانا، دیکھیں صحیح بخاری حدیث نمبر (1834) اور صحیح مسلم حدیث نمبر (1111).

فتح الباری (4 / 207).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر کوئی یہ کہے:

جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا کیا وہ جاہل نہیں تھا ؟

اس کا جواب یہ ہے:

" وہ اس سے جاہل تھا کہ اس پر کیا واجب ہے، اس کے حرام ہونے سے جاہل نہیں تھا اور اسی لیے اس نے کہا تھا: " میں تباہ ہو گیا "

اور جب ہم یہ کہیں کہ جہالت عذر ہے، تو اس سے یہ مراد نہیں کہ اس حرام فعل پر مرتب ہونے والی سزا کی جہالت، لیکن ہماری مراد اس فعل سے جہالت ہے کہ آیا یہ حرام ہے یا کہ حرام نہیں، اسی لیے اگر کسی نے زنا کی حرمت سے جاہل ہوتے ہوئے زنا کا ارتکاب کیا اور وہ کسی غیر اسلامی ملك میں بسنے والوں میں سے ہو یعنی اس نے نیا اسلام قبول کیا ہو، یا پھر وہ کسی دور دراز بستی میں رہتا ہو جنہیں زنا کی حرمت کا علم نہ ہو تو وہ شخص زنا کر لے اس پر حد نہیں ہو گی.

لیکن اگر وہ جانتا ہو کہ زنا حرام ہے اور اسے زنا کی حد رجم یا کوڑے اور جلاوطنی کا علم نہ ہو تو اسے حد لگائی جائیگی کیونکہ اس نے حرمت پامال کی ہے، اور کسی فعل پر مرتب ہونے والی سزا سے جاہل ہونا عذر نہیں، بلکہ فعل

سے جہالت آیا وہ حرام ہے یا حلال یہ عذر ہے " اھـ

دیکھیں: شرح الممتع (6 / 417).

واللہ اعلم .